

وضو کے بارے میں ایک مفید مقالہ

<"xml encoding="UTF-8?">

وضو

یہ ایک توصیفی مقالہ ہے جو عبادات کی انجام دہی کیلئے معیار نہیں بن سکتا لہذا اس مقصد کیلئے اپنے مجتہد کی توضیح المسائل کی طرف مراجعہ فرمائیں۔

اللہ کی خشنودی کے قصد سے کچھ خاص آداب کے ساتھ ہاتھ اور چہرے کو دھونے نیز سر اور پاؤں کا مسح انجام دینے کو وضو کہا جاتا ہے۔ وضو بذات خود مستحب ہے لیکن نماز، طواف اور بعض دوسری عبادتوں کے صحیح ہونے کی شرائط میں سے ہیں۔ وضو کے بغیر قرآن اور اللہ تعالیٰ کے اسماء کو چھونا جائز نہیں ہے۔ بعض موارد جیسے مسجد میں داخل ہونے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے کے لئے وضو مستحب ہے۔ تاریخی مآخذ کے مطابق وضو کا حکم پیغمبر اکرمؐ کی بعثت کے ابتدائی دنوں میں مکہ میں آیا۔ سورہ مائدہ کی چھٹی آیہ اور اسی طرح 400 سے زیادہ احادیث وضو کے بارے میں معصومینؑ سے نقل ہوئی ہیں۔ وضو کرنا یا بعض دفعہ تجدید وضو کرنا، احادیث میں گناہ پاک ہونے، غصہ ختم ہونے، طول عمر، محشر میں چہرہ نورانی ہونے اور رزق زیادہ ہونے کا سبب قرار دیا ہے۔

وضو کو ترتیبی اور ارتماسی دو طریقوں سے انجام دیا جاسکتا ہے۔ ترتیبی وضو میں پہلے چہرہ اور پھر دایاں ہاتھ اور اس کے بعد بایاں ہاتھ دھویا جاتا ہے۔ پھر سر کا مسح اور اس کے بعد دایاں پاؤں کا مسح اور پھر بایاں پاؤں کا مسح کیا جاتا ہے۔ لیکن ارتماسی وضو میں چہرہ اور ہاتھوں کو پانی میں ڈبویا جاتا ہے پھر سر اور پاؤں کا مسح کیا جاتا ہے۔ اگر زخم سے پٹی کھولنا سخت ہو یا ضرر ہو تو اس صورت میں وضو جبیرہ لیا جائے گا۔

وضو میں ہاتھ کے دھونے نیز سر اور پاؤں کے مسح میں شیعہ اور اہل سنت کے درمیان اختلاف ہے؛ جیسے شیعہ ہاتھوں کو اوپر سے نیچے کی طرف دھونے کو واجب سمجھتے ہیں لیکن اہل سنت ہاتھوں کو نیچے سے اوپر کی طرف دھونے کو واجب سمجھتے ہیں۔ احادیث کے مطابق خلیفہ دوم کی خلافت کے آخر تک مسلمانوں کے درمیان وضو کے بارے میں کوئی اہم اختلاف نہیں تھا اور سب ایک ہی طریقے (شیعوں کا طریقہ) سے وضو کرتے تھے۔ اسلامی مآخذ وضو میں شیعہ اور سنی کے اختلاف کو تیسرے خلیفے کے دور سے قرار دیتے ہیں۔

مفہوم شناسی

اللہ کے حکم کی تعمیل اور قربت کی قصد سے ہاتھ اور منہ دھونے نیز سر اور پاؤں کو کسی خاص طریقے سے مسح کرنے کو وضو کہا جاتا ہے۔[1]

یہ عبادی عمل بعض دوسری عبادات جیسے نماز اور طواف صحیح ہونے کی شرط ہے اور اسی طرح سے قرآن مجید کے حروف کو چھونا جائز ہونے کے لئے شرط ہے۔[2]

تاریخی مآخذ کے مطابق بعثت کی ابتدائی دنوں میں مکہ میں جبرئیلؑ نے پیغمبر اکرمؐ کو وضو سکھایا اور آنحضرتؐ نے لوگوں کو سکھایا۔[3]

احکام

وضو کا طریقہ اور اس کی اہمیت قرآن اور حدیث میں ذکر ہوا ہے۔[4]

وضو کا حکم سورہ مائدہ کی چھٹی آیت میں ذکر ہوا ہے۔ اور اس آیت مجیدہ کو آیہ وضو کہا جاتا ہے: [5] جس میں ارشاد رب العزت ہوتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

(ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز کیلئے کھڑے ہو تو تم اپنے چہرے اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو لو اور تم اپنے سروں کے کچھ حصے اور پاؤں کا کعبین تک مسح کرو۔) [6]

وضو لینا خود ایک مستحب عمل ہے۔ [7] اور نماز میت کے علاوہ دیگر نمازیں، طواف، قرآن کے حروف کو چھونے اور اللہ تعالیٰ کے نام کو لمس کرنے کے لئے وضو کرنا واجب ہے۔ [8]

اور پیغمبر اکرمؐ، ائمہؑ اور حضرت زہراًؑ کے ناموں کو چھونے کے لئے بھی احتیاط واجب کی بنا پر وضو کرنا واجب ہے۔ [9]

اور بعض موارد؛ جیسے مساجد اور ائمہ کے حرم میں داخل ہونے کے لئے، قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور قرآن کو ساتھ رکھنے اور اہل قبور کی زیارت کرنے کیلئے وضو کرنا مستحب ہے۔ [10]

وضو کے اقسام

وضو کو عام حالات میں ارتماسی یا ترتیبی طریقے سے [11]

اور مخصوص حالات میں جبیرہ کے طریقے سے انجام دیا جاتا ہے۔ [12]

ترتیبی وضو میں پہلے چہرہ کو جہاں سے سر کے بال اگے ہیں وہاں سے ٹھوڑی کے آخری حصے تک اور چوڑائی میں ایک ہاتھ کی چوڑائی کے برابر دھویا جاتا ہے پھر دایاں اور اس کے بعد بایاں ہاتھ کو کہنی سے کچھ اوپر سے انگلیوں کے نوک تک دھویا جاتا ہے۔ اس کے بعد اسی وضو کی تری سے سر کے سامنے والے حصے کو اور پھر دایاں پاؤں اور اس کے بعد بایاں پاؤں کا مسح کیا جاتا ہے۔ [13]

ارتماسی وضو میں اوپر سے نیچے کی طرف دھونے والی شرط کی رعایت کے ساتھ منہ اور ہاتھ پانی میں ڈبو دیا جاتا ہے اور پھر سر اور پاؤں کے مسح کو ہاتھ سے کیا جاتا ہے۔ [14]

وضو جبیرہ میں اعضاء وضو میں سے جتنا دھونا ممکن ہے اسے دھویا جائے اور جس حصے پر زخم ہے اس پر کوئی کپڑا رکھ کر زخم پر گیلا ہاتھ پھیرایا جائے۔ وضو جبیرہ صرف اس صورت میں جائز ہے کہ زخم سے پٹی کھولنا سخت ہو یا مضر ہو یا زخم پر پانی ڈالنا ناممکن ہو۔ [15]

بعض موقعوں پر وضو کی جگہ تیمم کرنا واجب ہوتا ہے؛ جیسے نماز کا وقت اتنا تنگ ہو جائے کہ وضو کرنے سے

پوری نماز یا نماز کا بعض حصہ وقت کے بعد انجام پائے۔[16]

اسی طرح اگر پانی میسر نہ ہو یا بدن کے لئے مضر ہو تو بھی وضو کی جگہ تیمم انجام دیا جاتا ہے۔[17]

جس نے غسل جنابت انجام دیا ہے اسے وضو نہیں کرنا چاہئے بلکہ اسی غسل کے ساتھ نماز پڑھے۔[18]

وضو کیسے باطل ہوتی ہے؟

وضو بعض صورتوں میں باطل ہوتی ہے، فقہی مآخذ میں وضو باطل کرنے والی چیزوں (مبطلات وضو) کو حدث اصغر کہا جاتا ہے۔[19] ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

پیشاب، پاخانہ یا معدے کی ہوا کا خارج ہونا۔

آنکھوں کی بینائی اور کانوں کی سماعت پر غالب آجانے والی نیند، لیکن اگر کان سن سکتے ہوں تو وضو باطل نہیں ہوتی ہے۔[20]

وہ چیزیں جو عقل کو زائل کر دیتی ہیں مثلاً دیوانگی، مستی یا بے ہوشی۔[21]
استحاضہ کا خون۔

ہر وہ کام جس کی وجہ سے غسل واجب ہو جاتا ہے جیسے جنابت اور مسّ میت وغیرہ۔[22]
فاضل مقداد کے کہنے کے مطابق بعض اہل سنت فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ اگر نامحرم عورت اور مرد کی جلد ایک دوسرے سے مس ہو جائے تو اس سے وضو باطل ہوتی ہے۔ اور اس بات کی دلیل بھی قرآن مجید کی کسائی کی قرائت کے مطابق جہاں پر آیہ مجیدہ میں: «أَوْ لَمْسْتُمُ النِّسَاءَ» [23] کو «لَمْسْتُم» پڑھا ہے۔ لیکن شیعہ فقہاء کے مطابق «لَمْسْتُم» بمبستری کیلئے کنایہ کے طور پر استعمال ہوا ہے۔[24]
وضو، شیعہ اور اہل سنت میں فرق
شیعہ اور اہل سنت کے مابین وضو میں ہاتھ دھونے اور سر اور پاؤں کے مسح کے طریقے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔[25]

شیعہ اور سنی میں زیادہ تر اختلاف سورہ مائدہ کی چھٹی آیت سے اقتباس اور مفہوم میں ہے۔ یا اس کی قرائت کے اختلاف کی وجہ سے ہے۔[26]

شیعہ، معصوم کی روایات کے پیش نظر [27]،

وَأَيُّدِكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ اس آیہ شریفہ میں ہاتھوں کو اوپر سے نیچے کی طرف دھونے کو واجب سمجھتے ہیں، اہل سنت کی چاروں مذاہب کے خلاف کہ جو ہاتھوں کو نیچے سے اوپر کی طرف دھونے کو واجب سمجھتے ہیں۔[28]

جبکہ اہل سنت کے مذاہب اسے مستحب سمجھتی ہیں۔[29]

اہل سنت کی چاروں مذاہب وضو میں پاؤں کو ٹخنے سمیت دھونے واجب سمجھتے ہیں،[30]

جبکہ شیعہ پاؤں کی انگلیوں کے نوک سے ٹخنوں تک مسح کرنے کے قائل ہیں۔[31] فقہ شیعہ کے مطابق یہ مسح بھی وضو کی تری سے ہونی چاہیے۔[32]

اسی طرح مالکی اور حنفی، وضو میں ترتیب اور حنفی اور شافعی موالات کو واجب نہیں سمجھتے ہیں۔ لیکن

شیعہ اور اہل سنت کی دوسری مذاہب ان کی رعایت کرنے کو بھی واجب سمجھتے ہیں۔[33]
بعض موقعوں پر وضو میں تقیہ کیا جاتا ہے: علی ابن یقطین کو جو بنی عباس کی حکومتی افراد میں شامل ہوتا تھا امام کاظمؑ نے اسے اہل سنت کی طرح وضو کرنے کا حکم دیا تاکہ ہارون الرشید کو اس کا شیعہ ہونے کے بارے میں معلوم نہ ہوسکے۔[34]

امام موسیٰ کاظمؑ نے اس سے پہلے علی ابن یقطین کو عباسی حکومت میں رہ کر شیعوں کی خدمت کرنے کا حکم دیا تھا۔[35] جبکہ دوسرے شیعوں کو بنی عباسی کی حکومت کے ساتھ تعاون کرنے سے منع کرتے تھے۔[36]
ایک اور اختلاف سر کے مسح کرنے میں ہے۔ شیعوں کے نزدیک سر کا مسح ہاتھوں کے دھونے کی بجی ہوئی تری سے کرنا واجب ہے لیکن اہل سنت کے مذاہب نئے پانی کی تری سے واجب یا افضل سمجھتے ہیں۔[37]

خلیفہ سوم کا دور اور وضو میں اختلاف کا آغاز
تاریخی روایات کے مطابق حضرت عمر بن خطاب کے دور خلافت تک وضو میں کسی قسم کا اختلاف نہیں تھا۔ تمام مسلمان ایک ہی طرح سے وضو کرتے تھے۔ -روایات کے مطابق وضو میں اخلاف حضرت عثمان کے زمانے میں شروع ہوا۔[38]

تاریخی منابع کی روایات کے مطابق حضرت عثمان نے پیغمبر اکرم کے وضو کی تشریح کرتے ہوئے ایک مرتبہ پاؤں کا مسح ذکر کیا[39]

اور دوسری مرتبہ ایک اور مقام پر پاؤں کے دھونے کو بیان کیا۔[40] جبکہ اہل بیت سے اسکے برعکس رسول اللہ کا وضو پاؤں کے مسح کے ساتھ ذکر ہوا ہے۔ حضرت علی(ع) اسکے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر دین لوگوں کی نظر کے تابع ہوتا تو انکی نظر میں پاؤں کے تلوں کا مسح کرنا اوپر کے حصے کے مسح کرنے کی نسبت زیادہ سزاوار ہوتا لیکن میں نے رسول خدا کو پاؤں کے اوپر کے حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔[41]

بعض محققین کا کہنا ہے کہ پیغمبر اکرمؐ کے دور میں وضو کے بارے میں مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہیں تھا[42]

اور پیغمبر اکرمؐ پاؤں کو دھونے کے بجائے مسح کیا کرتے تھے۔[43]

آنحضرتؐ کے دور کے علاوہ پہلے خلیفے کے دور کے بارے میں بھی کوئی اختلاف ذکر نہیں ہوا ہے۔[44]

خلیفہ دوم کے خلافت کے دوران بھی صرف ایک مورد کے علاوہ کسی اور مورد کے بارے میں اختلاف ذکر نہیں ہوا ہے اور وہ بھی موزے کے اوپر سے مسح کرنا۔[45]

جو کچھ کُنْزُ الْعُمَالِ[46] یا بعض دوسرے مآخذ میں ذکر ہوا اس کے مطابق [47]

بعض محققوں کا کہنا ہے کہ وضو میں اختلاف تیسرے خلیفے کے دور سے مسلمانوں میں ظاہر ہوا ہے۔[48]

موزے پر سے مسح کرنے کے بارے میں امام علی(ع) و عمر بن خطاب کے درمیان اختلاف کو استناد کرتے ہوئے سید علی شہرستانی کا کہنا ہے کہ عثمان ابن عفان کے برعکس دوسرا خلیفہ پاؤں کو نہیں دھوتے تھے بلکہ وہ بھی پاؤں کا مسح کرتے تھے۔[49]

شیعہ آیہ وضو اور وضو کے بارے میں منقول روایات پر اعتماد کرتے ہوئے قائل ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ اور ان کے اصحاب اہل سنت کی طرح پاؤں نہیں دھوتے تھے بلکہ شیعوں کی طرح پاؤں کا مسح کرتے تھے۔ [50] ہاتھ دھونے کے بارے میں بھی پیغمبر اکرمؐ سے بعض روایات نقل ہوئی ہیں جن میں آنحضرتؐ کا وضو شیعوں کی طرح ہاتھوں کو اوپر سے نیچے کی طرف دھونے کی تاکید ہے۔ [51] شیعوں کے مطابق پاؤں دھونے کے بارے میں منقول روایات جن کو اہل سنت نے استناد کیا ہے، وہ ضعیف اور بے بنیاد ہیں اور آیہ وضو سے بھی متضاد ہیں۔ [52]

آداب، مستحبات و فضایل

وضو کرتے وقت چند چیزیں مستحب ہیں:

قبلہ رخ وضو کرنا: رسول اکرمؐ نے فرمایا: جو شخص قبلہ رخ وضو کرے گا اس کے نامہ اعمال میں دو رکعت نماز کا ثواب لکھا جائے گا۔ [53]

مسواک کرنا: رسول اکرمؐ نے حضرت علیؓ سے کی ہوئی وصیت میں فرمایا ہے: ہر نماز کیلئے وضو کرتے وقت مسواک کرنا تمہارے لئے ضروری ہے۔ [54] حضرت امام باقرؑ: مسواک کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھنا ان ستر نمازوں سے افضل ہے جو مسواک کے بغیر پڑھی جائیں۔ [55]

وضو کے ابتدا میں بسم اللہ کہنا۔ [56]

وضو سے پہلے گُلی کرنا۔ [57]

ناک میں پانی ڈالنا۔ [58]

وضو میں سات سو پچاس گرام سے زیادہ پانی استعمال نہ کرنا نیز وضو کے بعد اعضاء کو خشک نہ کرنا [59]۔ وضو کے وقت سورہ قدر کی تلاوت کرنا [60]۔

مستحب دعائیں

روایات کے مطابق امام علیؓ وضو کے دوران بعض دعائیں پڑھتے تھے۔ ان روایات کے مطابق جو بھی وضو کرتے ہوئے ان دعاؤں کو پڑھے تو وضو کے پانی کے ہر قطرے کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ خلق کرتا ہے جو قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تقدیس اور تکبیر میں مشغول رہتا ہے اور قیامت تک اس کا ثواب وضو کرنے والے کے نام درج ہوگا۔ [61] وضو کے دوران پڑھی جانے والی دعائیں درج ذیل ہیں:

پانی دیکھتے وقت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ الْمَاءَ طَهُورًا وَلَمْ يَجْعَلْهُ نَجَسًا

تعریف ہے اس پروردگار کی جس نے پانی کو نجس نہیں پاکیزہ قرار دیا ہے۔

ہاتھ دھوتے وقت

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ

خدا کے نام اور اس کی مدد سے اے اللہ! تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ لوگوں میں قرار دے۔

کلی کے وقت

اَللّٰهُمَّ لَقْنِي حُجَّتِي يَوْمَ اَلْقَاكِ وَاَطْلِقْ لِسَانِي بِذِكْرَاكِ

جس روز میں تجھ سے ملاقات کروں اس روز اپنے دلائل کی تلقین کرنا اور اپنے ذکر کیلئے میری زبان کو آزاد فرما۔

ناک میں پانی ڈالتے وقت

اَللّٰهُمَّ لَا تُحَرِّمْ عَلَيَّ رِيحَ الْجَنَّةِ وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ يَشْمُ رِيحَهَا وَرَوْحَهَا وَطَبِيحَهَا

اے اللہ! مجھ پر جنت کی خوشبو حرام نہ کرنا اور مجھے اس کی خوشبو، اس کی نرمی اور اس کی لطافت سے بہرہ مند ہونے والوں میں سے قرار دے۔

چہرہ دھونے کے وقت

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَسْوَدُّ فِيْهِ الْوُجُوْهُ وَلَا تَسْوَدْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ فِيْهِ الْوُجُوْهُ

اے اللہ ! جس روز لوگوں کے چہرے سیاہ ہونگے اس روز میرے چہرے کو سفید فرما اور جس دن لوگوں کے چہرے سفید ہونگے اس روز میرے چہرے کو سیاہ نہ کرنا۔

دیاں ہاتھ دھوتے وقت

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِمِيْنِيْ وَالْخُلْدَ فِي الْجَنَانِ بِسَارِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَاباً يَّسِيْرًا

اے اللہ ! میرا اعمال نامہ میرے دائیں ہاتھ میں قرار دے اور جنت کی ہمیشہ کی زندگی مجھے آسانی سے عطا فرما اور میرا حساب آسانی سے لینا۔

بایاں ہاتھ دھوتے وقت

اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْلُوْلَةً اِلَى عُنْقِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُّقْطَعَاتِ النَّيْرَانِ

اے اللہ ! میرا اعمال نامہ میرے بائیں ہاتھ میں قرار نہ دینا اور نہ میری پشت سے دینا اور نہ ہی اسے میری گردن میں لٹکانا میں آگ کے شعلوں سے پناہ مانگتا ہوں۔

سر کے مسح وقت

اَللّٰهُمَّ عَشِّنِيْ رَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ

اے بار الہا! مجھے اپنی رحمت اور برکات میں ڈھانپ لے۔

پاؤں کے مسح کے وقت

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيْهِ الْاَقْدَامُ وَاجْعَلْ سَعْيِيْ فِيمَا يَرْضِيْكَ عَنِّيْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

جس روز لوگوں کے قدم پل صراط پر لڑکھڑائیں گے اس روز میرے قدموں کو ثابت قدم رکھنا؛ اے ذوالجلال و الاکرام ! میری سعی کو اپنی رضایت اور خوشنودی میں سے قرار دے۔

وضو کے بعد

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ وَتَمَامَ الصَّلَاةِ وَتَمَامَ رِضْوَانِكَ وَالْجَنَّةَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

اے بار الہا ! میں تجھ سے وضو، نماز، خوشنودی اور جنت کے کمال کی دعا کرتا ہوں۔ تمام حمد ہے اس اللہ

کیلئے جو عالمین کا پروردگار ہے۔

قرآن اور روایات میں وضو کی اہمیت

قرآن اور روایات میں وضو کی اہمیت

سانچہ: اصلی قرآن پاک میں صرف ایک مقام پر وضو کی کیفیت بیان ہوئی ہے اور وہ سورہ مائدہ کی چھٹی آیت ہے جس میں ارشاد رب العزت ہوتا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

(ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز کیلئے کھڑے ہو تو تم اپنے چہرے اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو لو اور تم اپنے سروں کے کچھ حصے اور پاؤں کا کعبین تک مسح کرو۔)

اہل سنت نے شیعہ حضرات کے برعکس اس آیت کی تفسیر کی ہے۔ اہل سنت کا وضو تین جہات: ہاتھ دھونے کی جہت، سر کے مسح کرنے اور پاؤں کے دھونے میں شیعہ حضرات سے مختلف ہے۔ وسائل الشیعہ اور مستدرک وسائل الشیعہ میں 565 کے قریب احادیث وضو کے متعلق بیان ہوئی ہیں۔ اتنی بڑی تعداد میں احادیث کا ذکر ہونا اسلام میں وضو کی اہمیت کو بیان کرتا ہے ان روایات کا کچھ حصہ وضو کی جزئیات اور کچھ حصہ اس کی دیگر جہات کو بیان کرتا ہے۔ مثلاً

طول عمر: قال رسول الله: أَكْثَرُ مِنَ الطَّهْرِ يَزِدُ اللَّهَ فِي عُمْرِكَ [62]

۔ کثرت سے وضو کیا کرو اللہ تمہاری عمر طولانی کرے گا۔
خشم و ناراضگی کو ختم کرنا:

إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَ إِنَّ الشَّيْطَانَ خَلَقَ مِنَ النَّارِ وَ إِنَّمَا تَطْفَأُ النَّارَ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ [63]

غضب شیطان سے ہے اور شیطان آگ سے خلق ہوا۔ آگ کو صرف پانی بجھا سکتا ہے پس جب بھی تم میں سے کوئی غصہ میں ہو تو اسے چاہئے کہ وہ وضو کرے۔
غم و اندوہ سے نجات :

ما يمنع أحدكم إذا دخل عليه غم من غموم الدنيا- أن يتوضأ ثم يدخل مسجده و يركع ركعتين- فيدعو الله فيهما
أ ما سمعت الله يقول: وَ اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلَاةِ [64]

کونسی چیز تمہیں اس بات سے روکتی ہے کہ جب تمہیں دنیاوی غم و اندوہ پہنچے تو وہ وضو کرے اور مسجد میں جائے دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کرے؟ کیا تم نے قول خدا نہیں سنا کہ صبر او نماز کے ذریعے مدد طلب کرو۔
نورایت میں اضافہ: الْوُضُوءُ عَلَى الْوُضُوءِ نُورٌ عَلَى نُورٍ [65]

تجدید وضو کرنا گویا نور میں مزید نور کا اضافہ ہے۔

کفارہ گناہ: امام علی (ع): وَ كَانَ الْوُضُوءُ إِلَى الْوُضُوءِ كَفَّارَةً لِّمَا بَيْنَهُمَا مِنَ الذُّنُوبِ [66]

دو وضوؤں کے درمیان گناہوں کا کفارہ وضو ہے۔

فقر اور وسواس کا خاتمہ: مَنْ تَطَهَّرَ ثُمَّ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ بَاتَ وَ فِرَاشُهُ كَمَسْجِدِهِ وَ إِنْ ذَكَرَ أَنَّهُ لَيْسَ عَلَى وَضُوءٍ
فَتَيَمَّمْ مِنْ دِتَارِهِ كَأَنَّا مَا كَانَ لَمْ يَزَلْ فِي صَلَاةٍ مَا ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ [67]

جو شخص رات با وضو ہو کر بستر پر لیٹتا ہے تو اس کا بستر مسجد کی مانند ہے۔

اگر اسے یاد آجائے تو اپنے لحاف پر ہی تیمم کرے تو ایسا شخص گویا ساری رات ذکر خدا کے ساتھ نماز میں مشغول رہا ہے۔

وضو کے شرائط اور احکام

پانی اور اعضائے وضو کا پاک ہونا۔

پانی کا مطلق ہونا (پانی خاک آلودہ نہ ہو)۔

وضو کا پانی، برتن اور مکان وضو مباح ہو غصبی نہ ہو۔
 وضو کے پانی کا ظرف سونے یا چاندی سے بنا ہوا نہ ہو۔
 وضو کیلئے وقت کافی ہو اگر وضو کرنے میں نماز قضا ہو جائے گی تو تیمم کرے۔
 قصد قرب کے ساتھ وضو کرے۔
 ترتیب کی رعایت کرے۔
 پی در پی اعمال انجام دے۔
 وضو کرنے میں کسی دوسرے سے مدد نہ لے۔
 پانی کا استعمال اس کے لئے مضر نہ ہو۔
 اعضائے وضو پر پانی پہنچنے سے کوئی چیز مانع نہ ہو۔ [68]

جن چیزوں کے لئے وضو کرنا چاہئے

چھ چیزوں کے لئے وضو کرنا واجب ہے۔

(اول) نماز میت کے علاوہ واجب نمازوں کے لئے اور مستحب نمازوں میں وضو شرط صحت ہے۔
 (دوم) اس سجدے اور تشہد کے لئے جو ایک شخص بھول گیا ہو جب کہ ان کے اور نماز کے درمیان کوئی حدث اس سے سر زد ہوا ہو مثلاً اس نے پیشاب کیا ہو لیکن سجدہ سہو کے لئے وضو کرنا واجب نہیں۔
 (سوم) خانہ کعبہ کے واجب طواف کے لئے جو کہ حج اور عمرہ کا جز ہو۔
 (چہارم) وضو کرنے کی منت مانی ہو یا عہد کیا ہو یا قسم کھائی ہو۔
 (پنجم) جب کسی نے منت مانی ہو کہ مثلاً قرآن مجید کا بوسہ لے گا۔
 (ششم) نجس شدہ قرآن مجید کو دھونے کے لئے یا بیت الخلاء وغیرہ سے نکالنے کے لئے جب کہ متعلقہ شخص مجبور ہو کر اس مقصد کے لئے اپنا ہاتھ یا بدن کا کوئی اور حصہ قرآن مجید کے الفاظ سے مس کرے لیکن وضو میں صرف ہونے والا وقت اگر قرآن مجید کو دھونے یا اسے بیت الخلاء سے نکالنے میں اتنی تاخیر کا باعث ہو جس سے کلام اللہ کی بے حرمتی ہوتی ہو تو ضروری ہے کہ وہ وضو کئے بغیر قرآن مجید کو بیت الخلاء وغیرہ سے باہر نکال لے یا اگر نجس ہو گیا ہو تو اسے دھو ڈالے۔ [69]

وضو کے مستحبات

قبلہ رخ وضو کرنا :رسول اکرم نے فرمایا : جو شخص قبلہ رخ وضو کرے گا اس کے نامۂ اعمال میں دو رکعت نماز کا ثواب لکھا جائے گا۔ [70]

مسواک کرنا:رسول اکرمؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا:ہر نماز کیلئے وضو کرتے وقت مسواک کرنا تمہارے لئے ضروری ہے ۔

حضرت امام باقرؑ : مسواک کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھنا ان ستر نمازوں سے افضل ہے جو مسواک کے بغیر

پڑھی جائیں۔ [71]

وضو سے پہلے گُلی کرنا۔

ناک میں پانی ڈالنا۔ [72]

وضو میں سات سو پچاس گرام سے زیادہ پانی استعمال نہ کرنا نیز وضو کے بعد اعضاء کو خشک نہ کرنا [73]۔
وضو کے وقت سورۃ قدر کی تلاوت کرنا [74]۔

حوالہ جات

فلاحزادہ، احکام دین، ۱۳۸۶ش، ص ۴۴-۴۵؛ حسینی دشتی، «وضوء»، در معارف و معاریف، ج ۱۰، ص ۳۷۰.۱-
فلاحزادہ، احکام دین، ۱۳۸۶ش، ص ۴۴-۴۵؛ حسینی دشتی، «وضوء»، در معارف و معاریف، ج ۱۰، ص ۳۷۰.۲-
مراجعہ کریں: ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، دارالمعرفہ، ج ۱، ص ۲۲۲؛ طبری، تاریخ الامم و الملوک، ۱۳۸۷ق، ج ۲،
ص ۳۰۷.۳-

سبحانی، «وضو در کتاب و سنت»، ص ۴.۴-

مرکز فرهنگ و معارف قرآن، دائرۃ المعارف قرآن کریم، ۱۳۸۲ش، ص ۴۰۷-۴۰۸.۵-
6- سورہ مائدہ، آیہ 6۔

شیخ انصاری، کتاب الطہارہ، ۱۴۱۵ق، ج ۲، ص ۸۲.۷-

فیض کاشانی، معتصم الشیعہ، ۱۴۲۹ق، ج ۱، ص ۲۴۱.۸-

فلاحزادہ، احکام دین، ۱۳۸۶ش، ص ۵۰.۹-

فلاحزادہ، احکام دین، ۱۳۸۶ش، ص ۵۰.۱۰-

مؤسسہ دائرۃ المعارف فقہ اسلامی، فرهنگ فقہ، ۱۴۲۶ق، ج ۱، ص ۳۴۷.۱۱-

مراجعہ کریں: یزدی، العروۃ الوثقی، ۱۴۱۹ق، ج ۱، ص ۴۳۶.۱۲-

مراجعہ کریں: یزدی، العروۃ الوثقی، ۱۴۱۹ق، ج ۱، ص ۳۵۳-۳۶۶.۱۳-

امام خمینی، توضیح المسائل، ۱۴۲۴ق، ج ۱، ص ۱۶۰؛ مؤسسہ دائرۃ المعارف فقہ اسلامی، فرهنگ فقہ، ۱۴۲۶ق،
ج ۱، ص ۳۴۷.۱۴-

فلاحزادہ، احکام دین، ۱۳۸۶ش، ص ۴۷-۴۸.۱۵-

فلاحزادہ، احکام دین، ۱۳۸۶ش، ص ۴۶.۱۶-

ابن ادريس حلی، السرائر، ۱۴۱۰ق، ج ۱، ص ۱۳۵.۱۷-

فلاحزادہ، احکام دین، ۱۳۸۶ش، ص ۵۷.۱۸-

فیض کاشانی، رسائل، ۱۴۲۹ق، ج ۲، رسالہ ۴، ص ۲۲.۱۹-

یزدی، العروۃ الوثقی، ۱۴۱۹ق، ج ۱، ص ۳۳۰-۳۳۱؛ فیض کاشانی، معتصم الشیعہ، ۱۴۲۹ق، ج ۱، ص ۲۴۱.۲۰-

یزدی، العروۃ الوثقی، ۱۴۱۹ق، ج ۱، ص ۳۳۰-۳۳۱؛ فیض کاشانی، معتصم الشیعہ، ۱۴۲۹ق، ج ۱، ص ۲۴۱.۲۱-

22- توضیح المسائل (المحشی للإمام الخمينی)، ج ۱، ص ۱۸۸۔ فلاحزادہ، احکام دین، ۱۳۸۶ش، ص ۵۱

سورہ مائدہ، آیہ ۶.۲۳-

فاضل مقداد، کنز العرفان، ۱۴۱۹ق، ج ۱، ص ۲۵.۲۴-

قمی، «چگونگی انجام وضو نزد فریقین (۱)»، ص ۲۹-۳۰.۲۵-

حسینی، «وضو از دیدگاه مذہب اسلامی»، ص ۶.۲۶-

- حسيني، «وضو از دیدگاه مذاهب اسلامی»، ص ۹.27-
- سید سابق، فقه السنّة، ۱۳۹۷ق، ج ۱، ص ۴۳.28-
- سید سابق، فقه السنّة، ۱۳۹۷ق، ج ۱، ص ۴۸.29-
- سید سابق، فقه السنّة، ۱۳۹۷ق، ج ۱، ص ۴۴.30-
- حسيني، «وضو از دیدگاه مذاهب اسلامی»، ص ۱۱ و ۱۲.31-
- حسيني، «وضو از دیدگاه مذاهب اسلامی»، ص ۱۱ و ۱۲.32-
- حسيني، «وضو از دیدگاه مذاهب اسلامی»، ص ۱۲.33-
- ر. ک. شيخ مفيد، الإرشاد، ۱۴۱۳ق، ج ۲، ۲۲۷-۲۲۸.34-
- کشی، رجال کشی، ۱۴۰۹ق، ص ۴۴۱.35-
- کشی، رجال کشی، ۱۴۰۹ق، ص ۴۴۱.36-
- حسيني، «وضو از دیدگاه مذاهب اسلامی»، در فصلنامه مطالعات تقریبي مذاهب اسلامی، شماره ۱۷، ص ۱۲.37-
- کنز العمال، ج ۹، ص ۴۴۳، ح ۲۶۸۹۰.38-
- 39-المصنف فی الأحاديث والآثار ج ۱ ص ۱۶
- 40 - مسند الدارمی ج ۱ ص ۵۴۴
- ابن ابی شیبہ، المصنف فی الأحاديث والآثار، ج ۱، ص ۲۵؛ کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، ج ۹، ص ۶۰۶.41--
- شهرستاني، لماذا الاختلاف فی الوضوء، ۱۴۲۶ق، ص ۳۱.42--
- آمدی، المسح فی وضوء الرسول، ۱۴۲۰ق، ص ۸۰-۸۲.43-
- شهرستاني، لماذا الاختلاف فی الوضوء، ۱۴۲۶ق، ص ۳۱.44-
- شهرستاني، لماذا الاختلاف فی الوضوء، ۱۴۲۶ق، ص ۳۲.45-
- متقی هندی، کنز العمال، ۱۴۰۶ق، ج ۹، ص ۴۴۳، ح ۲۶۸۹۰.46-
- شهرستاني، لماذا الاختلاف فی الوضوء، ۱۴۲۶ق، ص ۳۳.47-
- شهرستاني، لماذا الاختلاف فی الوضوء، ۱۴۲۶ق، ص ۳۳.48-
- شهرستاني، لماذا الاختلاف فی الوضوء، ۱۴۲۶ق، ص ۳۴-۳۵.49-
- بهبهانی، مسح پاها در وضو، ۱۳۹۵ش، ص ۲۶-۴۲.50-
- مراجعہ کریں: حرّ عاملی، وسائل الشیعه، ۱۳۷۴ش، ج ۱، ص ۳۸۷-۳۹۰.51-
- بهبهانی، مسح پاها در وضو، ۱۳۹۵ش، ص ۳۱-۳۳.52-
- 53- مفتاح الفلاح، ص ۲۵
- 54-«يا علي عليك بالسّواك عند وضوء كلّ صلاة.» (شيخ صدوق، من لا يحضره الفقيه، انتشارات جامعه مدرسين، ج ۱، ص ۵۳.)
- 55- صدوق، من لا يحضر الفقيه ج 1 ص 52.
- 56-كان اميرالمومنين إذا توضّأ قال: بسم الله وبالله وخير الأسماء لله وأكبر الأسماء لله... (شيخ صدوق، من لا يحضره الفقيه، انتشارات جامعه مدرسين، ج ۱، ص ۴۳، ح ۸۷.)
- 57-امام علی (ع) خطاب به محمد بن ابوبکر: «تمضمض ثلاث مرات واستنشق ثلاثا ... فإنني رأيت رسول الله

- یصنع ذلك.» (حرّ عاملی، وسائل الشیعه، ۱۳۷۴ش، ج ۱، ص ۳۹۶، ح ۱۰۳۶، ص ۳۹۷، ح ۱۰۳۸).
- 58- امام علی (ع) خطاب به محمد بن ابوبکر: «تمضمض ثلاث مرات واستنشق ثلاثا ... فإننی رأیت رسول الله یصنع ذلك.» (حرّ عاملی، وسائل الشیعه، ۱۳۷۴ش، ج ۱، ص ۳۹۶، ح ۱۰۳۶، ص ۳۹۷، ح ۱۰۳۸).
- 59- من لا یحضره الفقیه، ج ۱، ص ۱۲۲
- 60 - فقه الرضا، ص ۷۰
- 61- کلینی، فروع کافی، ۱۳۸۸ش، ج ۱، ص ۱۸۴.
- 62- امالی، شیخ مفید ص ۶ ح ۵
- 63 - نهج الفصاحه ص ۲۸۶، ح ۲۶۰
- 64 - تفسیر عیاشی ج ۱، ص ۴۳، ح ۳۹
- 65 - وسائل الشیعه ج ۱ ص ۳۷۷
- 66- من لا یحضره الفقیه، ج ۱، ص ۵۰
- 67 - تهذیب الاحکام ج ۲ ص ۱۱۶
- 68 - توضیح المسائل مراجع، شرائط وضو
- 69- سائیت. آیت الله سیستانی: عبادات (وضو) مسئله (۲۳۵)
- 70 - مفتاح الفلاح، ص ۲۵
- 71 - دوق، من لا یحضر الفقیه ج ۱ ص ۵۲.
- 72- مفتاح الفلاح، ص ۲۷ و ۲۸
- 73 - من لا یحضره الفقیه، ج ۱، ص ۱۲۲
- 74 - فقه الرضا، ص ۷۰

مآخذ

- آمدی، محمدحسن، المسح فی وضوء الرسول: دراسات مقارنة بین المذاهب الاسلامیة، بیروت، دار المصطفی لإحياء التراث، ۱۴۲۰هـ.
- امام خمینی، سید روح الله، تحریرالوسیله، مؤسسه تنظیم و نشر آثار امام خمینی، تهران، بی تا.
- ابن ادريس حلی، محمد بن منصور، السرائر الحاوی لتحریر الفتاوی، قم، دفتر انتشارات اسلامی وابسته به جامعه مدرسین حوزه علمیه قم، ۱۴۱۰هـ.
- ابن هشام، عبدالملک، السيرة النبویه، تحقیق مصطفی السقا و ابراهیم الابیاری و عبدالحفیظ شبلی، بیروت، دارالمعرفه، بی تا.
- بهبهانی، عبدالکریم، مسح پاها در وضو، ترجمه گروه مترجمان، قم، مجمع جهانی اهل بیت، ۱۳۹۵هجری شمسی.
- پاینده، ابوالقاسم، نهج الفصاحه، تحقیق سید هاشم رسولی محلاتی، نشر دنیای دانهجری شمسی.
- حرّ عاملی، محمد بن حسن، تفصیل وسائل الشیعه إلى تحصیل مسائل الشریعة، قم، مؤسسه آل البيت لإحياء التراث، ۱۴۱۶هـ/۱۳۷۴هجری شمسی.
- حسینی دشتی، سید مصطفی، «وضوء»، در معارف و معاریف، ج ۱۰، تهران، مؤسسه فرهنگی آرایه، ۱۳۷۹هجری شمسی.
- حسینی، حمید، «وضو از دیدگاه مذاهب اسلامی»، در فصلنامه مطالعات تقریبی مذاهب اسلامی، شماره ۱۷.

سبحانی، جعفر، «وضو در کتاب و سنت»، در فصلنامه فقه اهل بیت، تابستان ۱۳۸۳ هجری شمسی.

سبحانی، جعفر، سلسله المسائل الفقهية، قم، بی‌نا، بی‌تا.

سبزواری، سید عبدالاعلی، مهذب الاحکام فی بیان حلال و الحرام، قم، دارالتفسیر، بی‌تا.

سید سابق، فقه السنّة، بیروت، دار الکتاب العربی، ۱۳۹۷ هـ.

شهرستانی، سید علی، لماذا الاختلاف فی الوضوء، تلخیص فیس عطار، تهران، مشعر، ۱۴۲۶ هـ.

شیخ انصاری، مرتضی بن محمد امین، کتاب الطهارة، قم، کنگره جهانی بزرگداشت شیخ اعظم انصاری، ۱۴۱۵ هـ.

شیخ صدوق، محمد بن علی، من لا یحضره الفقیه، تصحیح الشیخ حسین الأعلمی، بیروت، مؤسسة الأعلمی للمطبوعات، ۱۴۰۶ هـ.

شیخ مفید، محمد بن محمد، الأمالی، تحقیق علی اکبر غفاری، قم، انتشارات جامعه مدرسین،

[۱۴۰۳ هـ/۱۳۶۲ هجری شمسی].

شیخ مفید، محمد بن محمد، الإرشاد فی معرفة حجج الله على العباد، تصحیح مؤسسه آل البيت، قم، کنگره شیخ مفید، ۱۴۱۳ هـ.

طباطبایی یزدی، سید محمد کاظم، العروة الوثقی فیما تعم به البلوی (المحشّی)، تحقیق احمد محسنی سبزواری، قم، دفتر انتشارات اسلامی وابسته به جامعه مدرسین حوزه علمیه قم، ۱۴۱۹ هـ.

طباطبایی یزدی، سید محمد کاظم، العروة الوثقی، مکتب آية الله العظمی السید السیستانی.

طباطبایی یزدی، العروة الوثقی مع تعالیک الامام الخمینی، تهران، مؤسسه تنظیم و نشر آثار امام خمینی، ۱۴۲۲ هـ.

طبری، محمد بن جریر، تاریخ الامم و الملوک، تحقیق محمد ابوالفضل ابراهیم، بیروت، دارالتراث، ۱۳۸۷ هـ/۱۹۶۷ ع.

عیاشی، محمد بن مسعود، تفسیر عیاشی، تحقیق سید هاشم رسولی محلاتی، المکتبة العلمية الاسلامية.

غزالی، محمد بن محمد، إحياء علوم الدين، تحقیق عبدالرحیم بن حسین حافظ عراقی، مقدمه محمد خضر حسین، بی‌جا، دار الکتاب العربی، بی‌تا.

«غسل‌هایی که کفایت از وضو می‌کنند»، دفتر آیت الله العظمی مکارم شیرازی، جامع المسائل، مرکز پاسخگویی به احکام شرعی و مسائل فقهی، مشاهده ۱۰ مرداد ۱۴۰۲ هجری شمسی.

فاضل مقداد، مقداد بن عبدالله، کنز العرفان فی فقه القرآن، تحقیق سید محمد قاضی، بی‌جا، مجمع جهانی تقریب مذاهب اسلامی، ۱۴۱۹ هـ.

فلاح‌زاده، محمدحسین، احکام دین: مطابق با فتاوی مراجع بزرگ تقلید، تهران، مشعر، ۱۳۸۶ هجری شمسی.

فلاح‌زاده، محمدحسین، درسنامه احکام مبتلا به حجاج، تهران، مشعر، ۱۳۸۹ هجری شمسی.

فیض کاشانی، محمد محسن، رسائل فیض کاشانی، تحقیق بهزاد جعفری، تهران، مدرسه عالی شهید مطهری، ۱۴۲۹ هـ.

فیض کاشانی، محمد محسن، معتصم الشیعه فی احکام الشریعه، تصحیح مسیح توحیدی، تهران، مدرسه عالی شهید مطهری، ۱۴۲۹ هـ.

قمی، علی، «چگونگی انجام وضو نزد فریقین (۱)»، در مجله میقات حج، ش ۸۷ و ۸۸، بهار و تابستان ۱۳۹۳ هجری شمسی.

قمی، علی، «چگونگی انجام وضو نزد فریقین (۳) (مسح)»، در مجله میقات حج، ش ۹۰، زمستان ۱۳۹۳ هجری

شمسی۔

کشی، محمد بن عمر، رجال کشی، مشهد، موسسه نشر دانشگاه مشهد، ۱۴۰۹ھ۔
مؤسسه دائرة المعارف فقه اسلامی، فرهنگ فقه مطابق مذهب اهل بیت علیهم السلام، زیر نظر سید محمود
هاشمی شاهرودی، قم، مؤسسه دائرة المعارف فقه اسلامی، ۱۴۲۶ھ۔
متقی هندی، علی بن حسام الدین، کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، تفسیر و تصحیح بکری حیّانی و صفوة
السقا، بیروت، مؤسسة الرسالة، ۱۴۰۵ھ۔
محدث نوری، حسین، مستدرک الوسائل، قم، مؤسسة آل البيت لإحياء التراث، [۱۴۰۷ھ]۔
مرکز فرهنگ و معارف قرآن، دائرة المعارف قرآن کریم، قم، موسسه بوستان کتاب قم، ۱۳۸۲هجری شمسی۔
مغربی، قاضی نعمان، دعائم الإسلام، قم، موسسه آل البيت، ۱۳۸۵ھ۔
مکارم شیرازی، ناصر، رساله احکام جوانان (پسران)، ۱۳۹۰هجری شمسی۔
موسوی خمینی، سید روح الله، توضیح المسائل (محشّی)، تحقیق سید محمدحسین بنی هاشمی، قم، دفتر
انتشارات اسلامی وابسته به جامعه مدرسین حوزه علمیه قم، ۱۴۲۴ھ۔
نجفی، محمدحسن بن باقر، جواهر الکلام فی شرح شرائع الاسلام، عباس قوچانی، بیروت، دار احیاء التراث
العربی، چاپ هفتم، ۱۳۶۲هجری شمسی۔